بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۲۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۷۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۳۲/۶۷	۲۹ شوال ۱۳۹۸ھ ۳ اخاء ۱۳۵۷ہش ۳ اکتوبر ۱۹۷۸ء	نمبر ۲۲۵

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

قرآن کریم ایک مہرِ درخشاں ہے جس کی سچائی ہزارہا پہلوؤں سے ظاہر ہو رہی ہے

یہ اپنے حسن و جمال سے اہلِ بصیرت کے قلوب کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے

ارشادِ باری تعالیٰ

اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ (التکویر: ۲۰)

ترجمہ:- یقیناً یہ کلام (کلام اللہ بھی ہے اور) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام بھی ہے (کیونکہ ان کے منہ سے دُنیا نے اسے سُنا)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّۃِ رِیْحُھَا طَیِّبٌ وَّطَعْمُھَا طَیِّبٌ (بخاری و مسلم)

ترجمہ:- اس مومن کی مثال جو قرآن کریم پڑھتا ہے ترنج کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی اچھی ہے اور ذائقہ بھی اچھا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"قرآنِ مجید ایک ایسا لعلِ تاباں اور مہرِ درخشاں ہے کہ اس کی سچائی کی کرنیں اور اس کے منجانب اللہ ہونے کی چمکیں نہ کسی ایک یا دو پہلو سے بلکہ ہزارہا پہلوؤں سے ظاہر ہو رہی ہیں اور جس قدر مخالفِ دینِ متین کوشش کر رہے ہیں کہ اس ربّانی نور کو بجھا دیں اسی قدر وہ زور سے ظاہر ہوتا اور اپنے حسن اور جمال سے ہر یک اہلِ بصیرت کے دِل کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے ..... اس ازلی نور نے آپ اپنے منجانب اللہ ہونے کا ہر یک پہلو سے ثبوت دیا ہے۔ اس میں یہ ایک عظیم الشان خصوصیت ہے کہ وہ اپنی تمام ہدایات اور کمالات کی نسبت آپ ہی دعویٰ کرتا اور آپ ہی اس دعویٰ کا ثبوت دیتا ہے اور یہ عظمت کسی اَور کتاب کو نصیب نہیں اور منجملہ ان دلائل اور براہین کے جو اس نے اپنے منجانب اللہ ہونے پر اور اپنے اعلیٰ درجہ کی فضیلت پر پیش کئے ہیں ایک بزرگ دلیل وہ ہے ..... جو اُمّ الالسنہ کے پاک چشمہ سے پیدا ہوتی ہے جس کا آبِ زلال ستاروں کی طرح چمکتا اور ہر یک معرفت کے پیاسے کو یقین کے پانی سے سیراب کرتا اور شکوک و شبہات کی میلوں سے صاف کر دیتا ہے یہ دلیل کسی پہلی کتاب نے اپنی سچائی کی تائید میں پیش نہیں کی۔"

(منن الرحمان)

اخبارِ احمدیہ

جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تا حال دینی اور تربیتی اغراض کے لئے سفرِ یورپ پر ہیں۔ اِن دنوں حضور لندن میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی طبیعت اب پہلے کی نسبت بہت بہتر ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے، اپنی خاص حفاظت اور امان میں رکھے، اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازے اور حضور کامیابی اور خیر و عافیت کے ساتھ واپس تشریف لائیں۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۳ اکتوبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ:-

بلڈ پریشر زیادہ ہے نیز سر اور جسم میں بھی درد ہے،

احبابِ جماعت درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیّدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تا دیر آپ کے بابرکت سایہ کو ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

برادرم مکرم سیّد شمشاد احمد صاحب ناصر مبلّغ غانا مغربی افریقہ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۷ ستمبر کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم سیّد شوکت علی صاحب آف چینی گوٹھ کا پوتا اور مکرم الطاف احمد خان صاحب کارکن دفتر نظارت دیوان کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(خاکسار حامد کریم محمود مربی سلسلہ)

بتاریخ ۲۹ ستمبر ۱۹۷۸ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ ربوہ میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے خاکسار کے بیٹے عزیزم مبشر احمد ضیاء سول انجنیئر ۱۲/۳ محلہ دار العلوم غربی ربوہ کا نکاح مبلغ بارہ ہزار روپے حق مہر پر عزیزہ فوزیہ بیگم متعلمہ فرسٹ ایئر بنت مکرم محمد اکرم خان صاحب ہیڈ کلرک نظارت علیا ساکن محلہ دار الصدر شرقی ربوہ کے ہمراہ پڑھا۔

جملہ احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین

(چوہدری) عطاء اللہ خان مولوی فاضل
ریٹائرڈ ٹیچر ٹی۔ آئی۔ ہائی سکول ربوہ)

روزنامہ ربوہ
الفضل
۲۹؍شوال ۱۳۹۸ھ
۳۱؍اخاء ۱۳۵۷ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِستعدادوں کو کمال تک پہنچانے والی تعلیم

اللہ تعالیٰ نے انسان کو احسنِ تقویم پر پیدا کر کے اُسے جو اعلیٰ جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور رُوحانی صلاحیتیں اور استعدادیں عطا کی ہیں اُس نے ان کی صحیح اور کامل نشوونما پر بہت زور دیا ہے اور ان کی کامل نشوونما کی غرض سے ہی انسانِ کامل حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر انسانوں کی رہنمائی کے لئے اسلام ایسا کامل مذہب اور اس کی تاقیامت قائم و دائم رہنے والی کامل شریعت کو نازل فرمایا ہے اور اسی لئے اُس کی پیش کردہ راہِ عمل کو صراطِ مستقیم قرار دیا ہے اور اس شریعت پر ایمان لانے والوں کے لئے لازمی قرار دیا ہے کہ وہ مسلسل اھدنا الصراط المستقیم کی دعا مانگتے چلے جائیں تا انہیں صراطِ مستقیم پر گامزن رہ کر اپنی خداداد صلاحیتوں کی کامل نشوونما کی توفیق ملتی چلی جائے۔

اللہ تعالیٰ نے اسلام کو صراطِ مستقیم قرار دے کر فی الاصل اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اس پر کما حقّہٗ عمل پیرا ہونے سے انسان کو افراط و تفریط سے بچ کر اعتدال کی راہ اختیار کرنے اور اس طرح خداداد استعدادوں اور صلاحیتوں کی صحیح رنگ میں نشوونما کر کے انہیں کمال تک پہنچانے میں مدد ملتی ہے۔ چنانچہ مستقیم کا لفظ استقامت سے نکلا ہے اور استقامت کے معنے، جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے' یہ ہیں :-

"ہر ایک چیز جب اپنے عین محل اور مقام پر ہو وہ حکمت اور استقامت سے تعبیر پاتی ہے۔ مثلاً دُوربین کے اجزاء کو اگر جدا جدا کر کے ان کو اصل مقامات سے ہٹا کر دوسرے مقام پر رکھ دیں وہ کام نہ دے گی۔ غرض وضع الشئی فی محلّہٖ کا نام استقامت ہے یا دوسرے الفاظ میں یہ کہو کہ ہیئتِ طبعی کا نام استقامت ہے پس جب تک انسانی بناوٹ کو ٹھیک اسی حالت پر نہ رہنے دیں اور اسے مستقیم حالت میں نہ رکھیں وہ اپنے اندر کمالات پیدا نہیں کر سکتی۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۱)

پس صراطِ مستقیم سے مراد وہ راستہ ہے جو انسان کی جملہ صلاحیتوں اور استعدادوں کو اُن کے صحیح مقام پر رکھ کر ان میں سے کسی ایک استعداد کو بھی نظر انداز نہیں ہونے دیتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کی جملہ صلاحیتیں اور استعدادیں خواہ وہ جسمانی ہوں یا ذہنی اور اخلاقی ہوں یا روحانی بیک وقت متوازن طریق پر نشوونما پاتی اور اپنے کمال کو پہنچتی ہیں اور اس طرح انسان صحیح معنوں میں عبودیتِ کاملہ کے مقام پر فائز ہو جاتا ہے۔ اب چونکہ اسلام کو صراطِ مستقیم قرار دیا گیا ہے اس لئے اسلام وہ مذہب ہے جو انسان کی جملہ صلاحیتوں اور استعدادوں کی کامل نشوونما کا ضامن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فی زمانہ تمام دوسرے مذاہب اپنی اپنی تعلیم کی رُو سے افراط و تفریط کا شکار نظر آتے ہیں جبکہ صرف اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے افراط و تفریط سے یکسر دامن بچا کر بین بین کی راہ اختیار کرنے کی تعلیم دی ہے۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں اسلام نے رہبانیت کی مخالفت کی ہے اور اباحت کی زندگی اختیار کرنے سے بھی سختی سے منع کیا ہے کیونکہ ان دونوں صورتوں میں خداداد صلاحیتوں اور استعدادوں کا ماؤف و مفلوج ہونا لازم آتا ہے۔ چنانچہ جن قوموں نے بھی افراط و تفریط کی ان دونوں راہوں میں سے رہبانیت کی راہ اختیار کی وہ دنیا کی دوڑ میں پیچھے رہ گئیں اور روحانی ترقی بھی جس کی خاطر انہوں نے رہبانیت اختیار کی تھی انہیں نصیب نہ ہو سکی۔ برخلاف اس کے جنہوں نے اباحت کو اپنا شعار بنایا انہوں نے روحانی ترقی کے دروازے اپنے پر بند کر لئے اور جو مادی ترقی انہوں نے حاصل بھی کی وہ بالآخر انہیں تباہی سے ہمکنار کرنے کا موجب بنی۔ اقوامِ عالم کی تاریخ اس کی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو افراط و تفریط میں مبتلا قوموں کی پیروی نہ کرنے بلکہ صراطِ مستقیم پر قائم رہ کر اپنی جملہ خداداد صلاحیتوں کی کامل نشوونما کرنے اور انہیں کمال تک پہنچانے کا حکم دیا ہے جیسا کہ فرمایا:-

فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۚ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ○ وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُونَ ○

(ھود آیات ۱۱۲، ۱۱۳)

ترجمہ :- پس (اے رسول!) تُو اُن لوگوں سمیت جنہوں نے تیرے ساتھ ہو کر (ہماری طرف) رجوع کیا ہے (اس طرح پر) جس طرح تجھے حکم دیا گیا ہے (صلاحیتوں اور استعدادوں کی کامل تعدیل و تہذیب کرنے والی) سیدھی راہ پر گامزن رہ۔ اور (اے مومنو!) تم (افراط و تفریط کی طرف مائل ہو کر) کبھی حد سے نہ بڑھنا جو کچھ تم کرتے ہو وہ اُسے دیکھ رہا ہے۔ اور تم ان لوگوں کی طرف جنہوں نے (افراط و تفریط کی طرف مائل ہو کر) ظلم کا شیوہ اختیار کیا ہے نہ جھکنا ورنہ تمہیں (بھی جہنم کی) آگ (کی لپٹ) پہنچے گی اور اُس وقت اللہ کے سوا تمہارا کوئی دوست (اور مددگار) نہ ہوگا اور تمہیں (کسی طرف سے بھی) مدد نہیں ملے گی۔

ان آیات میں وضع الشئی فی محلّہٖ کی رُو سے فَاسْتَقِمْ میں صلاحیتوں اور استعدادوں کی صحیح تعدیل و تہذیب کرنے والی صراطِ مستقیم پر قائم رہنے اور افراط و تفریط کی طرف مائل نہ ہونے اور ان صلاحیتوں اور استعدادوں کو مفلوج نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور یہی اسلامی تعلیم کی وہ سب سے بڑی خوبی ہے جو اسے افراط و تفریط کی طرف لیجانے والی تمام دوسری تعلیموں "ازموں" اور نظریوں سے ممیز و ممتاز کرنے والی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ نے اسلام کی اس عظیم الشان فضیلت پر بہت دلنشین انداز میں روشنی ڈالی ہے۔ چنانچہ حضور ؑ فرماتے ہیں :-

"قرآن شریف سے پہلے دو قومیں تھیں۔ ایک راہبہ کہلاتی تھی جو رہبانیت کو پسند کرتی تھی۔ وہ اپنی زندگی کا اصل منشاء یہی سمجھ بیٹھے تھے (کہ راہبانہ زندگی بسر کی جائے)۔ عیسائی قوم میں بھی ایسے لوگ تھے جو راہب ہونا پسند کرتے تھے اور ہوتے تھے۔ رومن کیتھولک عیسائیوں میں اب تک ایسے لوگ موجود ہیں اور یہ طریق اُن میں جاری ہے کہ وہ راہبانہ زندگی بسر کرتے ہیں ..... دوسرا فرقہ ان کے مقابل وہ تھا جو اباحت کی زندگی بسر کرتا تھا۔

اسلام جب آیا تو اس نے ان دونوں کو ترک کیا اور صراطِ مستقیم کو اختیار کیا۔ اس نے بتایا کہ انسان رہبانیت نہ اختیار کرے جس سے وہ نفس کش ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی عطا کردہ قوتوں کو بالکل بیکار چھوڑ دے اور اس طرح پر ان اخلاق فاضلہ کے حصول سے محروم ہو جاوے جو ان قوتوں کے اندر ودیعت کئے گئے ہیں کیونکہ یہ سچی بات ہے کہ جس قدر قوتیں انسان کو دی گئی ہیں یہ سب کی سب دراصل اخلاقی قوتیں ہیں۔ غلط استعمال کی وجہ سے یہ اخلاق بداخلاقیوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اس لئے اسلام نے رہبانیت سے منع کیا اور فرمایا کہ لا رھبانیۃ فی الاسلام۔

اسلام چونکہ انسان کی کامل تربیت چاہتا ہے اور اس کی ساری قوتوں کا نشوونما اس کا مقصد ہے اس لئے اس نے جائز نہیں رکھا کہ وہ طریق اختیار کیا جاوے جو انسان کی بے حرمتی کرنے والا اور خدا تعالیٰ کی توہین کرنے والا سمجھا جاوے۔ اور پھر اسلام کا منشاء یہ ہے کہ وہ انسان کو افراط و تفریط کی راہوں سے اس اعتدال کی راہ پر چلاوے جو صراطِ مستقیم ہے۔ اس لئے اس نے اباحت کے مسئلہ کی بھی تردید کی جو دوسرا فرقہ تھا اور قرآن شریف سے پہلے موجود تھا۔ وہ سب کچھ جائز سمجھتا تھا اور آزادی اور بے قیدی میں اپنی زندگی بسر کرتا تھا۔ ساری راحتوں اور لذّتوں کو معراج سمجھتا تھا۔ مگر اسلام نے اس کو رد کیا اور انسان کو بے قید بنانا نہ چاہا کہ وہ نہ نماز کی ضرورت سمجھے نہ روزے کی۔ غرض کسی پابندی کے نیچے ہی نہ رہے اور ایک وحشی جانور کی طرح مارا مارا پھرے۔ اب تک بھی یہ لوگ موجود ہیں۔ وہ وجودی مذہب جو بدقسمتی سے پھیلا ہوا ہے دراصل ایک اباحتی فرقہ ہے اور نماز روزہ کی کوئی ضرورت نہیں سمجھتا اور ممنوعات اور محرّمات سے پرہیز نہیں کرتا۔ اسی لئے اسلام نے یہ بھی جائز نہ رکھا۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۲۴، ۲۲۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا"

مکرم نذیر احمد صاحب، خادم

روس سے شائع ہونے والے سب سے کثیر الاشاعت اخبار کا نام "پراودا" ہے جس کے معنی ہیں۔ "سچائی" ایک لامذہب قوم جو خدا تعالیٰ کے وجود تک کی منکر ہے اپنے اہم ترین روزنامہ کو سچائی کے نام سے موسوم کرتی ہے اور سچائی کی اہمیت و افادیت اور قدر و قیمت کو تسلیم کرتی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ سچائی ایک ایسا جوہر ہے جو انسان کی فطرت کا لازمی جزو ہے جس کی عزت و عظمت کو خدا ناشناس بلکہ منکرین خدا بھی مانتے ہیں اس کے برعکس جھوٹ ایسا مکروہ اور قابل نفرت لفظ ہے جسے انسانی ضمیر ہدفِ ملامت بناتا اور ٹھکراتا ہے۔ سچ انسان کی عزت و شہرت کو چار چاند لگاتا اور جھوٹ اس کے وقار اور اعتبار کو خاک میں ملاتا ہے۔

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۹ جون ۱۹۳۸ء کو اپنے لختِ جگر صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو جب عربی زبان میں ترقی کے لئے مصر روانہ فرمایا تو حضورؓ نے اپنے مبارک قلم سے انہیں جو زریں نصائح لکھ کر دیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ:۔

"بنیادی نیکیوں میں سے سچائی ہے جس کو سچ مل گیا اسے سب کچھ مل گیا جسے سچ نہ ملا اس کے ہاتھوں سے سب نیکیاں کھوئی جاتی ہیں انسان کی عزت اس کے اتقوں میں اس کے سچ کی عادت کے برابر ہوتی ہے ورنہ جو لوگ سامنے تعریف کرتے ہیں پس پشت گالیاں دیتے ہیں اور جس وقت وہ بات کر رہا ہوتا ہے۔ لوگ کے منہ اس کی تصدیق کرتے ہیں لیکن دل تکذیب کر رہے ہوتے ہیں اور اس سے زیادہ برا حال کسی کا ہو گا کہ اس کا دشمن تو اس کی بات کو رد کرتا ہی ہے مگر اس کا دوست بھی اس کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اس سے زیادہ قابل رحم حالت کس کی ہو گی۔ اس کے برخلاف سچے آدمی کا یہ حال ہوتا ہے کہ اس کے دوست اس کی بات مانتے ہیں اور اس کے دشمن خواہ منہ سے تکذیب کریں لیکن ان کے دل تصدیق کر رہے ہوتے ہیں۔"

(تاریخ احمدیت جلد ہشتم صفحہ ۴۸۷)

ایک اور موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تبلیغ اسلام کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کرنے والے احباب کو ایک تاکیدی ہدایت جن سخت الفاظ میں ارشاد فرمائی اس سے جھوٹ کی ہلاکت آفرینی کا اندازہ ہو سکتا ہے حضورؓ نے فرمایا:۔

"وقف سے ایک غرض یہ ہے کہ جھوٹ کو مٹایا جائے خواہ کس قدر چھوٹا سے چھوٹا ہو۔ کوئی بھی جھوٹ اگر ثابت ہوا تو سخت سے سخت سزا دی جائے گی۔ وقف ٹوٹ سکتا ہے اور جماعت میں اعلان ہو سکتا ہے۔ خواہ دین کی خاطر ہی ہو سچ بولنے سے انکار کیا جا سکتا ہے لیکن سچ کے برخلاف بیان کرنے کی اجازت نہیں ہو سکتی...... واقفین کو یہی کیریکٹر جماعت میں پیدا کرنا چاہئے کیونکہ سلسلہ کا فائدہ جھوٹ سے وابستہ نہیں اسلام کی بنیاد قولوا قولاً سدیداً پر ہے اسی حد تک اس امر کا احساس ہونا چاہئے کہ جو کبھی جھوٹ بولے وہ خود آکر کہے کہ میں نے جھوٹ بولا ہے میرا وقف منسوخ کریں اور پھر سزا برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جانا چاہئے۔"

(تاریخ احمدیت جلد ۸ صفحہ ۴۸۹)

اس زمانہ میں جبکہ دنیا پرستی اور خدا تعالیٰ سے دوری کا مرض وبا کی صورت پھیلا ہوا ہے لوگ جھوٹ کے زہر کو شیر مادر کی طرح استعمال کرتے ہیں جھوٹ اُن کا اوڑھنا بچھونا بن چکا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ جھوٹ کے بغیر کاروبار میں ترقی اور مقاصد میں کامیابی محال ہے حالانکہ یہ امر ان کی بے بصیرتی، نادانی اور حد درجہ کی جہالت و حماقت کا ثبوت ہے کہ حق کی بجائے باطل کو کامرانی کا موجب ٹھہراتے اور صداقت کو چھوڑ کر کذب کو اپنا نجات دہندہ بناتے ہیں۔ سچائی کا الٰہی نور کبھی اندھیروں میں چھپ نہیں سکتا۔ جھوٹ کی نجاست ہرگز ہرگز راستبازی کی خوشبو کو ماند نہیں کر سکتی حق و صداقت کے چراغ دروغ گوئی کی تاریکیوں کو پاش پاش کر دیتے ہیں اور سچائی اور راستی کے لعل درخشاں کے سامنے مکر و فریب، بناوٹ اور جھوٹ کے بت ریزہ ریزہ ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے سوا لاکھ انبیاء اور کروڑہا بندگانِ حق۔ آفتابِ صداقت کی لازوال روشنی اور سچ کی برکات و فتوحات کے گواہ ہیں۔ حضرت پیران پیر سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی سچائی نے کس طرح لٹیروں۔ قزاقوں اور ظالموں کے سردار کو فنا فی اللہ اور عارف باللہ بنا دیا تھا۔ سے

"راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعلِ بے بہا کے سامنے"

ان سطور کو خاکسار مہدی دوران مسیح زمان مجدد الف آخر سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی ایک باطل شکن تقریر اور حق و صداقت کی فتح و کامرانی کے زندہ جاوید جلووں سے منور آپ بیتی سنا کر ختم کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ حضرت اقدسؑ اپنی جلسہ سالانہ مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۰۵ء کی تقریر میں فرماتے ہیں کہ:۔

"آج لوگوں کی یہ حالت ہے کہ تین تین آنے کے واسطے جھوٹی گواہیاں دیتے پھرتے ہیں۔ کیا وکلا قسمیہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ عدالتوں میں سچ بولتے ہیں اور سچ کی پیروی کرتے ہیں وہ صرف اپنا پہلو بچا کر جھوٹ سچ جو کچھ بولتے چلے جاتے ہیں کیا یہ دین ہے؟ اور خدا تعالیٰ نے یہی حکم دیا ہے کہ تم مطلق العنان ہو جاؤ اور جھوٹ کو شیر مادر سمجھ لو؟ خدا نے جھوٹ کو شرک کے ساتھ کر کے دو کی ایک ہی جگہ ممانعت فرمائی۔ جیسا کہ خدا کو چھوڑ کر کوئی شخص بت کے آگے سر جھکاتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ میں اسی کے ذریعہ سے نجات پاؤں گا۔ یہ کس قدر خرابی کی بات ہے۔ خدا تعالیٰ تو کہتا ہے کہ وہ گزارہ چلا سکتا ہے۔ اس موقع پر مثال کے لئے میں اپنی ایک آپ بیتی سناتا ہوں۔

ازاں جملہ ایک واقعہ یہ ہے کہ تخمیناً ۲۷ یا ۲۸ سال کا عرصہ گزرا ہو گا یا شاید اس سے کچھ زیادہ ہو کہ اس عاجز نے اسلام کی تائید میں آریوں کے مقابل پر ایک عیسائی کے مطبع میں جس کا نام رلیارام تھا اور وکیل بھی تھا اور امرتسر میں رہتا تھا اور اس کا ایک اخبار بھی نکلتا تھا ایک مضمون بغرض طبع ہونے کے ایک پیکٹ کی صورت میں جس کی دونوں طرفیں کھلی تھیں بھیجا اور اس پیکٹ میں ایک خط بھی رکھ دیا۔ چونکہ خط میں ایسے الفاظ تھے جن میں اسلام کی تائید اور دوسرے مذاہب کے بطلان کی طرف اشارہ تھا اور مضمون کے چھاپ دینے کے لئے تاکید بھی تھی اس لئے وہ عیسائی مخالفتِ مذہب کی وجہ سے افروختہ ہوا اور اتفاقاً اس کو دشمنانہ حملہ کے لئے یہ موقع ملا کہ کسی علیحدہ خط کا پیکٹ میں رکھنا قانوناً ایک جرم تھا جس کی اس عاجز کو کچھ بھی اطلاع نہ تھی اور ایسے جرم کی سزا میں قوانین ڈاک کی رو سے پانچ سو روپیہ جرمانہ اور چھ ماہ تک قید ہے۔ سو اس نے مخبر بن کر افسرانِ ڈاک سے اس عاجز پر مقدمہ دائر کر دیا اور قبل اس کے کہ مجھے اس مقدمہ کی کچھ اطلاع ہو رؤیا میں اللہ تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ رلیارام وکیل نے ایک سانپ میرے کاٹنے کے لئے مجھ کو بھیجا ہے اور میں نے اسے مچھلی کی طرح تل کر واپس بھیج دیا ہے میں جانتا تھا کہ یہ اسی بات کی طرف اشارہ تھا۔ پھر آخر وہ مقدمہ جس طرز سے عدالت میں فیصلہ پایا وہ ایک ایسی نظیر ہے جو وکیلوں کے کام آ سکتی ہے۔ غرض میں اس جرم میں صدر ضلع گورداسپور میں طلب کیا گیا اور جن جن وکلا سے مقدمہ کے لئے

مشورہ کیا گیا انہوں نے یہی مشورہ دیا کہ بجز دروغ گوئی کے اور کوئی راہ نہیں اور یہ صلاح دی کہ اس طرح اظہار دیدو کہ ہم نے پیکٹ میں خط نہیں ڈالا۔ رلیارام نے خود ڈال دیا ہوگا اور نیز بطور تسلی دہی کے کہا کہ ایسا بیان کرنے سے شہادت پر فیصلہ ہو جائیگا اور دو چار جھوٹے گواہ دیکر بریت ہو جائیگی ورنہ صورت مقدمہ سخت مشکل ہے اور کوئی طریق رہائی نہیں۔ مگر میں نے ان سب کو جواب دیا کہ میں کسی حالت میں راستی کو چھوڑنا نہیں چاہتا جو ہوگا سو ہوگا۔ تب اسی دن یا دوسرے دن مجھے ایک انگریز کی عدالت میں پیش کیا گیا اور میرے مقابل پر ڈاک خانہ جات کا افسر بحیثیت سرکاری مدعی ہونے کے حاضر ہوا۔ اس وقت حاکم عدالت نے اپنے ہاتھ سے میرا اظہار لکھا اور سب سے پہلے مجھ سے یہی سوال کیا کہ کیا یہ خط تم نے پیکٹ میں رکھ دیا تھا اور یہ خط اور پیکٹ تمہارا ہے؟ تب میں نے بلا توقف جواب دیا کہ یہ میرا ہی خط اور میرا ہی پیکٹ ہے اور میں نے اس خط کو پیکٹ کے اندر رکھ کر روانہ کیا تھا۔ مگر میں نے گورنمنٹ کی نقصان رسانی محصول کے لئے بدنیتی سے یہ کام نہیں کیا بلکہ میں نے اس خط کو اس مضمون سے کچھ علیحدہ نہیں سمجھا اور نہ اس میں کوئی نج کی بات تھی۔ اس بات کو سنتے ہی خدا تعالیٰ نے اس انگریز کے دل کو میری طرف پھیر دیا اور میرے مقابل پر افسر ڈاکخانہ جات نے بہت شور مچایا اور لمبی لمبی تقریریں انگریزی میں کیں جن کو میں نہیں سمجھتا تھا مگر اس قدر میں سمجھتا تھا کہ ہر ایک تقریر کے بعد زبان انگریزی میں وہ حاکم نو نو کر کے اس کی سب باتوں کو رد کر دیتا تھا۔ انجام کار جب وہ افسر مدعی اپنے تمام وجوہ پیش کر چکا اور اپنے تمام بخارات نکال چکا تو حاکم نے فیصلہ لکھنے کی طرف توجہ کی اور شاید سطر یا ڈیڑھ سطر لکھ کر مجھ کو کہا کہ اچھا آپ کے لئے رخصت۔ یہ سن کر میں عدالت کے کمرہ سے باہر ہوا اور اپنے محسن حقیقی کا شکر بجا لایا جس نے ایک افسر انگریز کے مقابل پر مجھ کو ہی فتح بخشی اور میں خوب جانتا ہوں کہ اس وقت صدق کی برکت سے خدا تعالیٰ نے اس بلا سے مجھ کو نجات دی .... زمانہ گزر جاتا ہے لیکن بات یاد رہتی ہے۔ اس مقدمہ [illegible] میں ہم نے [illegible] تعالیٰ کے [illegible] لیا تو خدا نے ہماری رعایت رکھی۔ خدا تعالیٰ جھوٹ کی رعایت نہیں رکھتا۔ جھوٹ جیسی کوئی منحوس شے نہیں۔ سچ والی ہر بات میں نتیجہ نکلتا ہے ہم پر ساتوں مقدمات پائے گئے سب میں خدا نے ہم کو فتح دی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ فلاں شخص اپنے مقدمہ میں سچا تھا لیکن پھر بھی اس نے سزا پائی۔ اصل بات یہ ہے کہ جو لوگ اس طرح سزا پاتے ہیں وہ درحقیقت کسی اور جھوٹ کی سزا پاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے ہاں ایک سلسلہ حساب ہوتا ہے۔

(بدر ۲۰ر فروری ۱۹۰۶ء)

○

ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلمؔ مرحوم کا ذکر خیر

مکرم ناصر رشید صاحب فاروقی مینیجر نیشنل بینک، جھیڑاں منڈی (شیخوپورہ)

مورخہ ۲۶ر نومبر ۱۹۷۶ء کو محترم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلمؔ ایک لمبی بیماری کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم خاکسار کے رشتہ میں تایا لگتے تھے۔ میرے والد محترم نے بسلسلہ ملازمت گوجرانوالہ سے منتقل ہو کر گوکھووال چک ۱۳۱ ج ب میں مستقل رہائش اختیار کر لی تھی۔ وہاں آپ اکثر آتے رہتے تھے۔ اسی طرح میں آپ کو جلیانوالہ میں جا کر ملتا رہا اور آپ کی عادات و خصوصیات کا خصوصی موقع حاصل کرتا رہا۔ آپ میرے والد محترم جناب عبد الرشید صاحب غوری مرحوم سے عمر میں کم سال بڑے تھے۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت منشی عبدالغنی صاحب مرحوم کے داماد تھے۔ آپ اپنے اہل خانہ سے نہایت شفقت و مہربانی کا سلوک فرماتے۔ اپنی کتاب "میری کہانی" (جو کہ ابھی غیر مطبوعہ ہے) میں اپنی اہلیہ محترمہ کے بارے میں رقمطراز ہیں

"........ کیونکہ میری بیوی نے چند دن میں ہی والدہ کی خدمت گزاری کا وہ نمونہ پیش کیا کہ والدہ کا سینہ ٹھنڈا ہو گیا۔ اسے گویا بہو نہیں ایک سچی خدمت گزار بیٹی مل گئی .... خدا تعالیٰ کے فضل سے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام رکھنے چلنے کے سبب میری بیوی بے حد نیک پارسا اور دیندار و با اخلاق نکلی۔ والدہ کی اس قدر خدمت کی کہ وہ آخری دم تک اس کی تعریف کرتی گئی .... والدہ کے آخری الفاظ یہ تھے "زینب بیٹی میں تجھ سے بہت خوش جا رہی ہوں۔"

تایا جان نے ۱۹۱۳ء میں احمدیت کے نور سے روشنی حاصل کی۔ اس وقت آپ کی عمر صرف ۱۷ سال تھی اور یہ عمر پختگی کی نہیں ہوتی مگر آپ کی آپ بیتی پڑھنے سے یہ علم ہوتا ہے کہ آپ مذہب کے معاملہ میں ذہنی طور پر بہت ترقی یافتہ تھے۔ احمدی ہو جانے سے قبل آپ اپنے حلقہ میں بہت مشہور ہو چکے تھے۔ جھنگ میلاد میں نعتیں پڑھتے۔ چھوٹے طبقہ سے لے کر زمیندار طبقہ تک کے تمام لوگ آپ کی خدمت کر کے بہت خوش ہوتے۔ علاقہ کا بچہ بچہ آپ کی عزت کرتا مگر جونہی آپ نے احمدیت قبول کی۔ مخالفت کا ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔ آپ کے نانا جان جو کہ اپنے علاقہ کے ایک مانے ہوئے پیر تھے اور جو غزنی کے ایک پیر خواجہ امر غزنوی کے ہندوستان میں خلیفہ تھے۔ انہوں نے تو مخالفت کی انتہا کر دی۔ گھر سے نکال دیا۔ اپنی بیٹی کو بھی تکلیفیں دینی شروع کر دیں۔ چونکہ آپ کے والدین بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے اس لئے آپ کو ماہانہ وظیفہ نانا جان کے بیٹے کی طرف سے ملتا تھا وہ بھی بند کروا دیا۔ آپ نے ایس ای کا امتحان دینا تھا تو آپ کے متعلق کہا کہ محمد شفیع تو فیل ہو جائے گا تو خسارہ میں رہے گا اور ہمارے خاندان سے ہمیشہ کے لئے کٹ جائے گا۔ وغیرہ وغیرہ

مگر خدا تعالیٰ نے محض اپنے رحم سے یہ سب باتیں نہ صرف غلط کر دیں بلکہ حضرت مصلح موعودؓ کی دعاؤں سے تایا جان کو شہرت دوام بخشی [illegible] اعلیٰ مقام عطا فرمایا کہ آج ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم تاریخ احمدیت کا ایک باب بن گئے ہیں۔

بعد از قبول احمدیت تایا جان نے خود کو مکمل احمدیت کے لئے وقف کر دیا احمدیت کے لئے تایا جان کے سینہ میں جو شمع روشن ہوئی اور جو تڑپ پیدا ہوئی وہ ایک شاعر، مبلغ، مبشر اسلام اور ادیب کی شکل ایم ایس اسلم میں آج بھی ہمارے سامنے ہے۔ آپ نے ۱۲ کتب بھی تصنیف کیں جن میں سے "شیطان کانفرنس" آپ کی معرکۃ الآرا کتاب تھی۔ اس کے علاوہ "بچوں کی تربیت" ایسی بہترین تصنیف بھی معرض وجود میں آئی جو کہ ایک عرصہ تک سکول کے نصاب میں شامل رہی۔

۱۹۲۳ء میں فتنہ ارتداد جو کہ ملکانہ شدھی کے نام سے بھی موسوم ہے اٹھا تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جب جماعت کے سرفروشوں نے خود کو پیش کیا اور حضرت مصلح موعودؓ نے محترم جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے کی سرکردگی میں ایک قافلہ اس شدھی کی تحریک کے مقابلہ کے لئے روانہ کیا تو تایا جان بھی اس قافلہ کے رکن تھے۔ محترم چوہدری صاحب نے حضرت تایا جان مرحوم کو فرخ آباد کے علاقہ کا امیر المجاہدین مقرر کر دیا۔ تو آپ نے علاقہ میں پھر کر اندازہ لگایا کہ سارے علاقہ میں جوگیوں کی عزت اور اہمیت باقی لوگوں سے زیادہ ہے تو آپ نے حضورؓ سے جوگی کا روپ بدلنے کے لئے اجازت چاہی۔ حضورؓ نے جواباً تحریر فرمایا:۔

"اجازت ہے مگر تھوڑے عرصہ کے لئے۔"

غالباً حضرت مصلح موعودؓ نے "تھوڑے عرصہ" کی حد اس لئے لگائی تھی کہ جماعت میں کہیں سادھوؤں کا ایک ٹولہ ہی نہ پیدا ہو جائے۔ (باقی)

○

درخواستہائے دعا

(۱) احباب کرام سے اپنے کاروبار میں ترقی کے لئے درخواست دعا ہے۔
(مرزا محمد اسلم ریلوے روڈ۔ ربوہ)

(۲) میری اہلیہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں احباب کرام سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے
(سراج دین کارکن دفتر وکالت دیوان تحریک جدید)

(۳) میرا گلا بیٹھ گیا ہے۔ آواز نہیں نکلتی۔ احباب سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔
(میاں خان پنشنر احمد نگر نزد ربوہ)

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست صدقہ دہندگان برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

ماہ جولائی ۱۹۷۸ء

(۳)

۱۱۹۔ مکرم محمد مسعود صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ ۱۰۔۰۰
۱۲۰۔ مکرمہ مسز شمیم صاحبہ کوہ نور ملز راولپنڈی ۴۰۔۰۰
۱۲۱۔ " مسز سعیدہ اصغر صاحبہ " ۱۰۔۰۰
۱۲۲۔ مکرم شیخ منیر احمد صاحب احمد کمرشل کالج راولپنڈی ۲۰۔۰۰
۱۲۳۔ " ایم۔ اے خالق صاحب لدھیانوی " ۱۰۔۰۰
۱۲۴۔ " احسان احمد صاحب مسجد غربی " ۱۰۔۰۰
۱۲۵۔ مکرمہ مسز ضیاء اظہار صاحبہ " ۲۰۰۔۰۰
۱۲۶۔ " فرخ جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ مظفر احمد صاحب بوگرہ راولپنڈی ۵۰۔۰۰
۱۲۷۔ مکرم مرزا عبدالحق صاحب " ۱۰۔۰۰
۱۲۸۔ " میاں مبارک دین صاحب ملتان " ۵۰۔۰۰
۱۲۹۔ " سید منصور احمد صاحب " ۱۰۔۰۰
۱۳۰۔ " عبدالقدیر صاحب مسجد شرقی " ۱۰۔۰۰
۱۳۱۔ " قاضی محمد اقبال صاحب " ۲۰۔۰۰
۱۳۲۔ " کرنل منصور احمد صاحب چک لالہ " ۵۰۔۰۰
۱۳۳۔ مکرمہ گلاب بی بی صاحبہ سانگلہ ہل ۱۰۔۰۰
۱۳۴۔ " عنایت بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ " ۱۸۰۔۰۰
۱۳۵۔ لجنہ اماء اللہ " ۱۵۔۰۰
۱۳۶۔ مکرم مبشر احمد صاحب بٹ گدو بیراج ۱۰۔۰۰
۱۳۷۔ " سیکرٹری مال صاحب جماعت احمدیہ کھاریاں ۱۶۰۔۰۰
۱۳۸۔ مکرمہ بشریٰ علیم صاحبہ اسلام آباد ۵۵۔۰۰
۱۳۹۔ مکرم چوہدری علیم الدین صاحب " ۷۰۔۰۰
۱۴۰۔ مکرمہ عطاء بی بی صاحبہ " ۱۰۰۔۰۰
۱۴۱۔ مکرم پیر ضیاء الدین صاحب " ۲۰۔۰۰
۱۴۲۔ مکرمہ عزیزہ طلعت بنت پیر ضیاء الدین صاحب " ۱۰۔۰۰
۱۴۳۔ مکرم ایم اے ہاشمی صاحب " ۱۰۔۰۰
۱۴۴۔ " نصیر احمد صاحب US Aid " ۲۵۔۰۰
۱۴۵۔ " مہر دین صاحب " ۱۵۔۰۰
۱۴۶۔ " میاں شریف احمد صاحب " ۲۵۔۰۰
۱۴۷۔ " مرزا شکیل احمد صاحب " ۵۰۔۰۰
۱۴۸۔ مکرمہ طارقہ ناصر صاحبہ " ۱۰۔۰۰
۱۴۹۔ مکرم محمد ارشد صاحب قریشی سکردو ۱۰۔۰۰
۱۵۰۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ محمد اسحاق صاحب مرحوم بتوسط حبیب اللہ خان صاحب ربوہ ۱۰۰۔۰۰
۱۵۱۔ " بیگم صاحبہ ملک رشید احمد صاحب قیصر ہوٹل کراچی منجانب زینب بی بی صاحبہ والدہ شیخ جلال دین صاحب ۱۲۰۰۔۰۰
۱۵۲۔ مکرم غلام احمد صاحب سیکرٹری مال چک ۹۵ شمالی سرگودھا ۴۵۔۰۰
۱۵۳۔ مکرمہ نگہت جبین صاحبہ چک ۲۵۵ ر ب فیصل آباد ۲۵۔۰۰
۱۵۴۔ مکرم مرزا محمد یوسف صاحب دارالعلوم غربی ربوہ ۱۰۔۰۰
۱۵۵۔ " چوہدری جان محمد صاحب " " " ۱۰۔۰۰
۱۵۶۔ " قریشی طاہر احمد صاحب ناصر تربیلا ڈیم کالونی ۲۵۔۰۰
۱۵۷۔ مکرمہ مقصودہ بیگم صاحبہ " " ۱۰۔۰۰
۱۵۸۔ مکرم چوہدری عبدالحق صاحب سکرنڈ ۱۰۔۰۰
۱۵۹۔ مکرمہ والدہ صاحبہ چوہدری فرزند علی صاحب " ۱۰۔۰۰
۱۶۰۔ مکرم ملک عبدالجبار صاحب ناصر گوجرانوالہ ۷۰۔۰۰
۱۶۱۔ " قریشی محمد جمیل صاحب سکھیکی منڈی ۱۰۔۰۰

(باقی)

جلسہ سالانہ پر آنے والے نادر کتب

حسن کتابت و حسن صحت کا ایک نمونہ

۱۔ کلام محمودؓ (بانگ دے راسائز ۲۷×۱۷) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پُر معارف کلام۔
۲۔ مکمل نماز مترجم۔ جس میں فرضی، نفلی اور دیگر نمازوں اور اُن سے متعلقہ مسائل خطبات جمعہ و عیدین نکاح اور دیگر قرأت و سجود و پنج ارکان پر مختصر بحث۔ غرض کتاب کیا ہے مجموعۂ علم و عرفان ہے۔
۳۔ مکمل دعائیں مترجم۔ جس میں قرآن مجید، احادیث نبوی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں شامل ہیں۔
۴۔ "میری والدہ"
۵۔ ایک عزیز کے نام خط
} عزت مآب حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب سابق صدر عالمی عدالت انصاف کی تصانیف لطیف۔
۶۔ لمعات نور۔ جناب محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید کا مختصر مجموعہ کلام (تضمینات درثمین و کلام محمود)

یہ کتب ہر گھر میں ہونی ضروری ہیں۔ ہر کتاب قیمتی گوہر ہے۔ گویا یہ **کتابیں**

• بچوں کے لئے راہ ہدایت • بڑوں کے لئے خزینہ عرفان • لڑکیوں کے لئے جہیز • عورتوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔

کتب کے آسانی سے حصول کے لئے آرڈر بک کروائیے

مینیجر مکتبہ عرفان۔ گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیتِ اولاد کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وقفِ جدید کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"جو ہماری ذمہ داری ہے جب تک ہم اس کو پوری طرح ادا نہ کریں ہم اللہ تعالیٰ کے پورے فضلوں کے وارث نہیں بن سکتے۔ اس کی مجھے بھی اور آپ کو بھی فکر ہونی چاہیئے ...... ہمیں تربیت کی طرف خاص زور دینے کی ضرورت ہے ... آپ کو اپنے بچوں کے دلوں میں اِن باتوں کی اہمیت پیدا کرنی ہوگی اور ان کو آہستہ آہستہ عادت ڈال کر ویسا بنانے کی کوشش کرنی ہوگی جیساکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت کے نیچے آکر پہلے زمانہ میں ایک جماعت پیدا ہو چکی ہے۔" (خطبہ جمعہ ۲ر جنوری ۱۹۷۶ء)

"ہفتہ وصولی چندہ وقفِ جدید دفتر اطفال" ۳۰ر ستمبر کو بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو چکا ہے۔ جو سعادت مند بچے اِس ہفتہ کے دوران میں وقفِ جدید کے "ننھے معاونینِ خصوصی" میں شامل ہوئے ہیں یا جنہوں نے عام معیار سے چندہ ادا کر دیا یا جو پہلے ہی وقفِ جدید کے مالی جہاد میں شامل تھے یا جو آئندہ وقفِ جدید کے مالی جہاد میں شامل ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ اِن سب ننھے مجاہدین کی عمروں میں برکت دے، اِن کے دماغی قویٰ اور ذہنی صلاحیتوں کو ترقی دے اور ان کو زندگی کی بہترین نعمتوں سے حصّہ وافر عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ اِن تمام خدام، انصار اور بزرگوں کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے اِس ہفتہ کو کامیاب بنانے کے لئے کسی رنگ میں بھی کوشش کی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

توقع ہے کہ تمام بھائی اور تمام بہنیں اپنے عملی نمونہ سے اپنی پیاری اولاد کی اِس رنگ میں تربیت کرنے کی کوشش جاری رکھیں گے کہ ان کے دلوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے پاکباز لوگوں کے اُسوہ حسنہ کو اپنے لئے اُسوہ بنانے کا دائمی شوق اور ولولہ پیدا ہو جائے۔ خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے۔ آمین

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ:۔

"ہمارا مقصد ہمیں صرف اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جبکہ ہم یہ کوشش کریں اور ہماری روایت اور معمول یہ ہو کہ ان اجتماعات میں ہر جماعت کی نمائندگی ضرور ہو اور یہ کم سے کم معیار ہے۔"

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلانِ نکاح

بتاریخ ۲۲ر ستمبر بروز جمعۃ المبارک میرے لڑکے عزیزم میاں عبدالمومن صاحب کے نکاح کا اعلان عزیزہ شاہدہ پروین صاحبہ بنت مکرم شیخ خلیل احمد صاحب سکنہ کلاس والہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ کے ساتھ بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر مربیٔ سلسلہ مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف نے مسجد نور مری روڈ راولپنڈی میں پڑھا اور دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے اور اس کے نیک نتائج ظاہر ہوں۔

میاں رحمت اللہ ولد میاں خدا بخش صاحبؒ
مکان 262/B - گلی نمبر ۱۳ نیا محلہ۔ راولپنڈی

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

تحریکِ جدید کے سالِ رواں میں سو فیصد ادائیگی کرنے والی جماعتیں

(قسط اوّل)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جن جماعتوں نے سالِ رواں کا چندہ تحریکِ جدید (جو ۳۱ر اکتوبر ۱۹۷۸ء تک واجب الادا ہے) سو فیصد مرکز میں پہنچا دیا ہے ان کے نام بغرض دعا درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

ضلع جھنگ:۔ دارالبرکات ربوہ۔ پیلو وال سیداں۔ چاہ لڑیانہ۔ شورکوٹ شہر

ضلع فیصل آباد:۔ پیر محل۔ سمندری۔ چک ۳۳ ج ب۔ چک ۲۰ گ ب۔ ۵۸/۳ ٹھکرہ۔ ۶۱ دھروڑ۔ چک ۶۶ دھاندرہ۔ ۷۹ سنتوک گڑھ۔ ۷۷ لوہکے دیوی۔ ۱۳۲ گ ب۔ ۱۳۹ گھمی۔ چک ۲۶۱ آر بی۔ ۲۶۶ صابو آنہ۔ ۶۴۶ ٹھٹھ کالو۔

ضلع سرگودھا:۔ سرگودھا چھاؤنی۔ بھابڑہ۔ خوشاب۔ حویلی مجوکہ۔ چک ۳۳ جنوبی

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

۱۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۲۰-۲۱-۲۲ر اکتوبر ۱۹۷۸ء بروز جمعہ ہفتہ، اتوار کے موقع پر منعقد ہونے والی لجنہ کی مجلسِ شوریٰ کے لئے لجنات اپنی اپنی تجاویز جلد سے جلد بھجوا دیں۔

۲۔ لجنہ اماء اللہ کا مالی سال ۳۰ر ستمبر کو ختم ہوتا ہے اس تاریخ تک کے تمام بقایاجات و چندہ جات لجنہ، ناصرات شروع اکتوبر تک بھجوا دیں ۶ر اکتوبر کے بعد کی آمد اس سال میں شمار نہیں ہوگی۔ نیز کتب لجنہ کے بقایا جات بھی ادا کریں۔

۳۔ ہر لجنہ اپنی سالانہ رپورٹ ۱۰ر اکتوبر تک بھجوا دے۔ رپورٹ مختصر اور مقررشدہ معیاروں کے مطابق ہونی چاہیئے۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواستہائے دُعا

۱۔ میرے چچا جان محترم رانا محمد یوسف صاحب ولد محترم میاں محمد یامین صاحب مرحوم تاجر کتب آف قادیان کا ہرنیا کا اپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے۔ احباب جماعت ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(معین الحق شمس ولد حافظ مبین الحق صاحب شمس مرحوم دار العلوم شرقی ربوہ)

۲۔ میری اہلیہ عرصہ سے عارضۂ قلب میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے بڑی پریشانی ہے احبابِ کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

(چوہدری عبدالماجد ایس۔ ڈی۔ او گلگشت کالونی ملتان)

۳۔ مکرم چوہدری شہاب الدین صاحب باجوہ چک ۳۰/۱۱-ایل ضلع ساہیوال کی بیگم صاحبہ نے تعمیر مساجد کے فنڈ میں ایک طلائی بالی بھجواتے ہوئے اپنے شوہر محترم کیلئے دعا کی درخواست کی ہے۔ محترم چوہدری صاحب موصوف کا ایک نازک اپریشن ہوا ہے ان کی صحتیابی اور درازیٔ عمر کے لئے قارئینِ کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

۴۔ میری والدہ محترمہ عرصہ سے معدہ کی امراض میں مبتلا ہیں۔ بیماری اب تشویشناک صورت اختیار کر چکی ہے احباب سے صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (سلیم احمد ابن مکرم میاں غلام محمد صاحب) آف کینٹ احاطہ سوئی